THE PRINCE OF WALES'S

CORPORATE LEADERS GROUP ON CLIMATE CHANGE
UNIVERSITY OF CAMBRIDGE PROGRAMME FOR SUSTAINABILITY LEADERSHIP

کاروباری دنیا کے 500 رہنماؤں کی طرف سے موسمیاتی تبدیلی پر

'پر عزم، مضبوط اور منصفانہ منصوبے' کا مطالبہ

"کاروباری لحاظ سے یہ ایک مشکل دور ہے...

کوپن ہیگن سے اچھے نتائج برآمد نہ ہونے کی صورت میں ان مشکلات میں مزید اضافہ ہو جائے گا"

*****پریس کانفرنس بروز منگل 22 ستمبر، صبح 8 بجے*******

برطانیہ کے وزیر مملکت برائے توانائی و موسمیاتی تبدیلی ED Miliband شرکت کریں گے**

22 ستمبر بروز منگل کی صبح دنیا بھر کے 500 کاروباری اداروں کے سربراہ کوپن ہیگن اعلامیہ (The Copenhagen Communique) شائع کریں گے جس میں عالمی رہنماؤں سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ "موسمیاتی تبدیلیوں کے جواب میں ایسے پر عزم، مضبوط اور منصفانہ منصوبے پر متفق ہو جائیں جو دنیا کو لاحق بحران کا اس کی شدت اور مطلوبہ عجلت میں جواب دے سکے"۔ منگل کی صبح 8 بجے ان کاروباری رہنماؤں میں سے چند ایک نیویارک سٹی میں ایک پریس کانفرنس میں حکومتوں کے لیے ایک قابلِ اعتماد منصوبے کی فوری ضرورت پر روشنی ڈالیں گے۔

پریس کانفرنس کے شرکاء مندرجہ ذیل ہوں گے:

- *Ed Miliband,* برطانوی وزیر برائے توانائی و موسمیاتی تبدیلی
- *Sir John Sawyers,* برطانوی مستقل مندوب برائے اقوامِ متحدہ
- *Willie Walsh*، سی ای او *British Airways*
- *Sergey Generalov*، سی ای او *International Investor* اور ٹرانسپورٹ گروپ *FESCO* (روس) کے چیئرمین
- *Gavin Power*، ڈپٹی ڈائریکٹر اقوام متحدہ *Global Compact Office*
- *Jose Manuel Entrecanales Doemcq*، سی ای او اور چیئرمین قابل تجدید توانائی کمپنی *Acciona* (سپین)۔
- *Maria Ramos*، سی ای او *ABSA Bank* (جنوبی افریقہ)
- *Ms. Roxanne Decyk*، چیف مینجمنٹ رگورنمنٹ رابطہ افسر، *Royal Dutch Shell plc*
- *Barbara Stocking CBE*، چیف ایگزیکٹیو، *Oxfam*
- *Kim Carstensen*، سربراہ *WWF's Global Initiative*

AN INITIATIVE DEVELOPED BY:

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE
PROGRAMME FOR
SUSTAINABILITY LEADERSHIP

- Mr. Jim Hagemann Snabe، ایگزیکٹیو بورڈ ممبر، کاروباری سافٹ ویئر ساز کمپنی SAP (جرمنی)
- Mr. Jack Ehnes، چیف ایگزیکٹیو آفیسر، کیلیفورنیا سٹیٹ ٹیچرز ریٹائرمنٹ سسٹم (CalSTRS)
- Craig Bennett، معاون ڈائریکٹر موسمیاتی تبدیلیوں پر پرنس آف ویلز کارپوریٹ لیڈرز گروپ (The Prince of Wales's Corporate Leaders Group on Climate Change)، بمقام کیمبرج یونیورسٹی پروگرام برائے دیرپا لیڈرشپ (University of Cambridge Programme for Sustainability Leadership)(اس اوّلین اقدام کے پس پردہ ادارہ) پریس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

ریور ویو روم (Riverview Room)، 28 ویں منزل، ایسٹ ٹاور (East Tower)، میلینیئم یو این پلازہ ہوٹل نیویارک (Millennium UN Plaza Hotel New York)، وَن یونائیٹڈ نیشنز پلازہ (One United Nations Plaza)، سٹریٹ 44 (44th Street)، ایونیو 1 اور 2 کے درمیان (Between 1st & 2nd Avenue)، نیویارک، NY 10017 (New York, NY 10017)۔

ناشتے کا اہتمام ہے - 8 بجے صبح

برائے مہربانی ذیل سے جوابی رابطہ کریں: Genevieve.Maul@admin.cam.ac.uk

پریس ریلیز

پابندی 00:01 بجے یوُایس ایسٹرن ٹائم(US Eastern Time) ، بروز منگل 22 ستمبر 2009

دنیا بھر سے 500 کاروُباری اداروُں کے سربراہ آج صبح 'کوپن ہیگن اعلامیہ' جاری کریں گے جس میں عالمی رہنماؤں سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وُہ " موسمیاتی تبدیلیوں کے جواب میں ایسے پرعزم، مضبوط اوُر منصفانہ منصوبے پر متفق ہوجائیں جو دنیا کو لاحق بحران کا اس کی شدت اوُر مطلوبہ عجلت میں جواب دینے" پر متفق ہوجائیں۔ کاروُباری رہنما خبردار کریں گے کہ اگر دسمبر میں کوپن ہیگن میں اقوام متحدہ کی موسمیاتی تبدیلی کانفرنس (UN Climate Change Conference) میں کسی قابل اعتماد پروُگرام پر اتفاق نہ کیا گیا تو کاروُباروُں کو نقصان پہنچے گا۔

عالمی سطح پر کوپن ہیگن اعلامیے کا اجراء ایک ایسے موقعے پر کیا جا رہا ہے جب اسی روُز اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر، نیویارک میں سمٹ برائے موسمیاتی تبدیلی (Summit on Climate Change) کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ظہرانے پر کوپن ہیگن اعلامیے کی ایک نقل اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل Ban Ki-moon اوُر سمٹ میں شرکت کرنے وُالے 100 سربراہانِ مملکت میں تقسیم کی جائے گی [1]۔

کوپن ہیگن اعلامیے کو پہلے ہی 50 ممالک (بشمول امریکہ، یورپی یونین، جاپان، آسٹریلیا اوُر کینیڈا کے ساتھ ساتھ برازیل، روُس، بھارت، چین اوُر جنوبی افریقہ) کی کمپنیوں، جو دنیا کی بڑی اوُر مقبول ترین برانڈز سے چھوٹے اوُر درمیانے درجے کے کاروُباروُں اوُر متنوع نوعیت کی ہیں، کی حمایت حاصل ہوچکی ہے۔

صرف دوُ صفحات میں، اعلامیے نے اقوام متحدہ کے مضبوط وُ موثر موسمیاتی تبدیلی فریم وُرک کے لیے اپنا مقدمہ لڑا اوُر ایک معاہدے کی صورت میں ترقی پسند عالمی اتفاقِ رائے قائم کی ہے۔ کوپن ہیگن اعلامیے کا پورا متن 19 مختلف زبانوں میں www.copenhagencommunique.com پر دستیاب ہے اوُر اس معاہدے کی توثیق کرنے وُالی کمپنیوں کی فہرست اوُر ان کے رہنماوُں کی طرف سے پیغامات کا بھی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

کوپن ہیگن اعلامیے کا اقدام پرنس آف وُیلز کارپوریٹ لیڈرز گروُپ برائے موسمیاتی تبدیلی (The Prince of Wales's Corporate Leaders' Group on Climate Change) کی طرف سے اٹھایا گیا ہے جو کہ کیمبرج یونیورسٹی کے پروُگرام برائے دیرپا قیادت (Programme for Sustainability) کے تحت چلایا جاتا ہے[2]۔ مختلف ممالک کی کاروُباری تنظیموں سمیت دی کلائمیٹ گروُپ (The Climate Group)، اقوام متحدہ گلوبل امپیکٹ (UN Global Impact) اوُر ڈبلیوُ ڈبلیو ایف انٹرنیشنل (WWF-International) بھی اس اوُلین قدم میں عالمی ساتھ ہیں [3]۔

اعلامیے میں 500 سے زائد کاروُباری رہنما کہتے ہیں، "بین الاقوامی کاروُباری برادری پر یہ مشکل اوُر کڑا وُقت ہے جبکہ کوپن ہیگن میں اقوام متحدہ کی موسمیاتی تبدیلیوں پر ہونے وُالی کانفرنس کا خراب نتیجہ بے یقینی کا سبب بن کر اوُر اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر حالات کو مزید سنگین کر دے گا۔" وُہ خبردار کرتے ہیں،

"اقتصادی ترقی استحکام کے بغیر دیرپا نہیں ہو سکتی" اؤر اس بات کو بہت "اہم" قرار دیتے ہیں کہ "ہم اس کساد بازاری سے اس انداز سے نکل رہے ہیں جس میں کم کاربن نشوؤنما کی بنیادیں ڈالی جا رہی ہیں جس سے ہم زیادہ کاربن ؤالے مستقبل سے نجات پا گئے ہیں۔"

کمپنیاں گیسوں کے اخراج میں کمی کے اہداف کے لیے سائنس سے رہنمائی لینے کا مطالبہ کرتی ہیں اؤر اس ابھرتے ہوئے اتفاق رائے کے لیے اپنی حمایت پیش کرتی ہیں کہ عالمی درجہ حرارت میں اؤسط اضافے کو قبل از صنعت حد کے مقابلے میں 2 ڈگری سلیئس سے نیچے رکھا جائے۔ اس کے جواب میں انہیں ادراک ہے اس کے لیے عالمی گیسوں کا اخراج بلند ترین سطح پر پہنچ کر اگلی دہائی میں تیزی سے نیچے اؤر پھر 2050 تک 50-85 فیصد کم ہو جائے گا۔

کارؤباری رہنما ترقی یافتہ ممالک پر زؤر دیتے ہیں کہ "گیسوں کے اخراج میں کمی کے لیے فوری اؤر مضبوط اقدامات کیے جائیں" اؤر اس بات کا "عملی مظاہرہ کریں کہ کم کاربن نشوؤنما نہ صرف قابلِ حصول بلکہ ؤقت کی ضرؤرت بھی ہے" اؤر اسکے لیے ترقی پذیر ممالک کو ضرؤری مالی اؤر تکنیکی معاؤنت فراہم کریں۔ کارؤباری رہنما ترقی پذیر ممالک سے گیسوں کا اخراج کم کرنے کے منصوبے بنانے اؤر بہتر طور پر ترقی پذیر ممالک سے 2020 تک مجموعی معیشت کی بنیاد پر اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

کمپنیوں نے گرم ممالک کے جنگلات میں جنگلات کشی رؤکنے میں مدد کے لیے فوری طور پر عبوری ہنگامی پیکج کے تحت مالی مدد فراہم کرنے پر بھی بحث کی۔ دنیا بھر میں بارانی جنگل کا جاری کٹاؤ گرین ہاؤس (Greenhouse) گیسوں کے سالانہ اخراج کا پانچواں حصہ ہے[4]۔

موسمیاتی تبدیلیوں سے نپٹنے اؤر ان کے مطابق ڈھلنے کے لیے درکار مالی امداد کا معاملہ گفتگو کا متنازعہ ترین پہلو رہا۔ مختلف تخمینوں کے مطابق 2030 تک ترقی پذیر ممالک کو گیسوں کے اخراج اؤر پہلے سے موجود موسمیاتی تبدیلیوں کے مطابق ڈھلنے کے لیے سالانہ 100-200 ارب امریکی ڈالر کی ضرؤرت ہوگی [5]۔ کوپن ہیگن اعلامیے میں کارؤباری لیڈرؤں نے زؤر دیا کہ "موجودہ اقتصادی ماحول میں بھی اس تبدیلی کی لاگت قابلِ برداشت ہے"۔

کمپنیوں نے بحث کا اختتام اس نکتے پر کیا: "فریم ؤرک جس قدر زیادہ اعلیٰ اہدافی ہو گا، اسی قدر کارؤبار ترقی کریں گے" مگر "تاخیر کی گنجائش نہیں ہے۔"

Craig Bennett، کمیبرج یونیورسٹی پرؤگرام برائے دیرپا رہنمائی (University of Cambridge Programme for Sustainability Leadership)(اس اقدام کے پس پردہ ادارہ) میں قائم پرنس آف ؤیلز کارپوریٹ لیڈر گرؤپ برائے موسمیاتی تبدیلی (The Prince of Wales's Corporate Leaders Group on Climate Change) کے کوڈائریکٹر، جو رؤاں ہفتے نیویارک میں بھی موجود ہوں گے، نے کہا:

کوپن ہیگن اعلامیے کے لیے عالمی کاروباری برادری کی طرف سے ملنے والی حمایت غیر معمولی ہے۔ یہ ادارے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک، تمام شعبوں، دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں اور معروف برانڈ سے لیکر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں پر مشتمل ہیں۔ اگر اس قدر متنوع کمپنیوں کے لیے موسمیاتی تبدیلیوں پر اعلیٰ اہداف، مضبوط اور منصفانہ عالمی منصوبے پر اتفاق ممکن ہے تو یقیناً عالمی حکومتوں کے لیے بھی ایسا کرنا ممکن ہو گا۔"

اعلامیے کے حق میں امریکی کمپنیوں میں AECOM، Cisco، Coca Cola، CSC، eBay Inc.، Gap Inc.، General Electric، HP، Johnson & Johnson، Johnson Controls، PepsiCo، Procter & Gamble، SC Johnson & Son، Starbucks Coffee Company، SunGard، Symantec، Thomson Reuters، United Technologies Corporation اور Yahoo! شامل ہیں۔ اس دستاویز پر CalSTRS (امریکہ کے ریٹائر اساتذہ کے لیے سب سے بڑا فنڈ) نے بھی دستخط کیے۔

جبکہ کینیڈا کی کمپنیوں میں Bombardier، Cascades Inc.، Domtar Corporation، Farimont Hotels & Resorts، Four Seasons Hotels and Resorts، Royal Bank of Canada اور Scotiabank شامل ہیں۔

یورپی کمپنیوں میں Adidas، Acciona، Allianz، Alstom، Air France-KLM، Anglo-American، Arup، Atkins، Barclays، Banco Santander، BASF، British Airways، BT، BP، Carrefour، Deutsche Telekom، Diageo، The Eczacibasi Group، Enel، EDF Energy، Endesa، Ferrovial، HSBC، J Sainsbury's، Lloyds of London، Marks and Spencer، Nestle، Philips، Rio Tinto، Royal Bank of Scotland Group، Reckitt Benckiser، Rspsol، Rolls-Royce، SAP، Siemens، Skanska، Shell، Swiss Re، Telefonica، Tesco، Unilever اور Virgin Group شامل ہیں۔ جبکہ روسی کمپنیوں میں سے FESCO، Industrial Investor Group اور RUSAL نے بھی اعلامیے پر دستخط کیے۔

آسٹریلوی کمپنیوں میں Insurance Australia Group، Lend Lease Corporation Ltd، Linfox، Macquarie Group Limited، National Australia Bank Limited، Telstra Corporation Limited، Westpac Group اور Woolworths Limited شامل ہیں۔

جنوبی امریکہ سے Arcor، Banco Galicia، Braskem SA، CEMEX، Copagaz، Distribution de Gas، EDP – Energias do Brasil، Natura Cosmeticos، O Boticario اور Vale نے شرکت کی۔

ایشیا سے Bank of Beijing، Chervon Ltd، Dongguan Wonderful Ceramic Company، Hangzhou GreatStar Industrial Co. Ltd، Shanghai Electric and Suntech سمیت متعدد چینی کمپنیوں اور ہانگ کانگ سے تعلق رکھنے والی Cathay Pacific Airways Ltd، Swire Pacific Limited اور The Bank of East Asia کمپنیوں نے کوپن ہیگن اعلامیے پر دستخط کیے۔

بھارتی کمپنیوں سے Infosys Technologies، ITC، Asian Fabrics اور Ramco International نے شرکت کی۔ جبکہ Ricoh اور Nippon Insurance نے جاپان اور سعودی کمپنی Rezayat Group اور Woongjin Group نے جنوبی کوریا کی طرف سے اعلامیے میں شرکت کی۔

جنوبی افریقی کمپنیوں میں ABSA Group، AngloGold Ashanti، Nedbank Ltd، Pink n Pay، Santam، Sanlam Ltd اور Sappi Limited نے اعلامیے پر دستخط کیے ہیں۔

تمام ممالک کی مکمل فہرست اس ویب سائٹ پر دستیاب ہے: www.copenhagencommunique.com

ماہِ نومبر تک بین الاقوامی کمپنیوں کو کوپن ہیگن اعلامیے کی حمایت کا اعلان کرنے پر خوش آمدید کہا جائے گا اور توقع کی جا رہی ہے کہ آئندہ چند ماہ میں جیسے جیسے کمپنیاں اس اقدام کے بارے میں سنیں گی دستخط کرنے والوں کی تعداد میں ڈرامائی حد تک اضافہ ہو جائے گا۔

پرنس آف ویلز کارپوریٹ لیڈر گروپ برائے موسمیاتی تبدیلی اور اعلامیے پر دستخط کرنے والے بہت سے سی ای اوز اس ہفتے نیویارک میں ہونے والی اقوام متحدہ کی موسمیاتی تبدیلی کانفرنس میں بھی شریک ہوں گے۔

-اختتام-

کوپن ہیگن اعلامیے پر دستخط کرنے والے کاروباری رہنماؤں کی گفتگو سے اقتباسات:

امریکی Nike Inc. کے چیئرمین Mark Parker نے کہا:

"جدت اور کارکردگی کی بنیاد پر کھڑے ہونے کے ناطے Nike اس جذبے کو مضبوط ماحولیاتی اقدامات اور قیادت کی وکالت کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ 6 براعظموں میں پھیلے کاروبار کے ساتھ ہمارا یقین ہے کہ ممالک کے درمیان سرحدوں سے بالاتر ہو کر موسم اور دیرپا ترقی کے لیے ایک موثر بین الاقوامی فریم ورک کی ضرورت ہے۔"

Virgin Group کے بانی اور صدر Sir Richard Branson نے کہا:

"کاربن کی کم مقدار والی معیشتیں قائم کرنے کے لیے مضبوط کاروباری اور سیاسی قیادت اور دنیا بھر کے شہریوں کے لیے عزم کی ضرورت ہے۔ ایک کاروباری رہنما ہونے کے ناطے میں اپنے اہداف اسی صورت میں حاصل کر پاؤں گا اگر میرے عمال سیاسی ارادے اور مضبوط قانون کے تحت ہیں۔ سیاسی اہداف جس قدر دلیرانہ ہوں گے میں بھی اسی قدر دلیر ہو جاؤں گا۔ یہ دوہرا عمل بالآخر شہریوں تک پہنچتا اور انہیں اپنی اہم شرکت پر ابھارتا ہے۔ 6 ارب شہریوں کی طرح مجھے پوری توقع ہے کہ ہمارے رہنماؤں میں وہ فیصلے کرنے کا حوصلہ ہے جو صرف وہی کر سکتے ہیں۔"

The Coca-Cola Company کے چیئرمین آف بورڈ اور چیف ایگزیکٹو افسر Muhtar Kent نے کہا:

"کوکا کولا میں ہوتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ لوگ ہمیں نہ صرف ہمارے مشروبات کے معیار بلکہ ہمارے کردار کے معیار پر بھی پرکھتے ہیں۔ اس حوالے سے ہمارے کردار سے زیادہ ہمارے متعلق کوئی کچھ نہیں بتا سکتا کہ ہم لوگوں، کمیونٹیوں اور اس دنیا کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں جس میں ہم مل جل کر رہ رہے ہیں۔ ہم نے اعلامیے پر اس یقین کے ساتھ دستخط کیے ہیں کہ ہمیں مل کر موسمیاتی تبدیلیوں کا حل تلاش کرنا ہے۔"

SAP کے سی ای او Léo Apotheker نے کہا:

"اس میں شک کی بہت کم گنجائش ہے کہ موسمیاتی تبدیلی دنیا کی بقا کو لاحق سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کم کاربن والی معیشت کی طرف رجوع ناگزیر ہے۔ گورننگ باڈیز موسمیاتی تبدیلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے ٹھوس پالیسی فریم اور نظام وضع کریں جنہیں نجی شعبے اور سول سوسائٹی کی حمایت بھی حاصل ہو تاکہ منڈی کی حرکیات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔"

Acciona کے چیئرمین اور سی ای او Jose Manuel Entrecanales Doemcq نے کہا:

"ہم نے کوپن ہیگن اعلامیے پر اس لیے دستخط کیے ہیں کیونکہ ایک جملہ ہمارے کاروباری ماڈل کی وضاحت کرتا ہے: دیرپا ترقی کے اصولوں پر عمل اور اس کی طرف منتقلی کا عمل مکمل کرنے کے لیے معاشرے کی مدد کرنا۔ ہم اس عمل میں بامعنی کردار ادا کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم ایک نازک موڑ پر کھڑے ہیں یہاں عمل نہ کرنے کا ہمارے پاس کوئی بہانہ نہیں۔"

Industrial Investor کے صدر اور Fesco کے سی ای او Sergey Generalov نے کہا:

"موسمیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے میں ہر ملک، ہر کمپنی اور ہر فرد کو اپنا حصہ ڈالنا ہو گا۔ روس پہلے ہی اپنے عزم کا اظہار کر چکا ہے۔ مگر یہ چیلنج اس قدر بڑا ہے کہ ہم تنہا اس سے نہیں لڑ سکتے۔ روسی کاروباری رہنماؤں کو، دنیا بھر سے ہمارے ساتھیوں اور ہم منصبوں کے شراکت سے، دیرپا مستقبل یقینی بنانے کے لیے ہمارے خیالات اور وسائل سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔"

ABSA Group کے سی ای او Maria Ramos نے کہا:

"براعظم افریقہ کا سب سے بڑا مالیاتی ادارہ ہونے کے ناطے Absa کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ پائیداری ہی وہ بہترین تحفہ ہے جو ہم آنے والی نسلوں کو دے سکتے ہیں۔ Absa نے اپنے طبعی ڈھانچے اور اپنے سپلائی چین پارٹنرز کی شراکت سے جدید اور توانائی کے کارگر حل پر عمل کر کے کاربن کی مقدار کم کی ہے۔ عالمی Barclays Group کا رکن ہوتے ہوئے اسے کم کاربن والے ماحول کی طرف منتقلی کی اہمیت اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے تمام حکومتوں اور کاروباروں سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کی طرف سے درکار کوششوں کا بخوبی ادراک ہے۔"

WWF International کے ڈائریکٹر جنرل Jim Leape نے کہا:

"بہت سے کارؤباری رہنماؤں نے جان لیا ہے کہ کوپن ہیگن اعلامیہ اس دنیا کے لیے نئے معاشی مستقبل کا درؤازہ کھول سکتا ہے۔ اب ضرؤرت ہے کہ سیاسی رہنماترقی یافتہ ملکوں کے لیے خطرناک گیسوں کے اخراج کو2020 تک 1990 کی سطح سے بھی40 فیصد نیچے لانے کے ہدف پر متفق ہوکر ہمیں کم کاربن ؤالی معیشت کا راستہ دکھائیں۔"

Oxfam کی چیف ایگزیکٹیو Barbara Stocking نے کہا:

"Oxfam کارپوریٹ لیڈرز گرؤپ کے اس مطالبے کو خوش آمدید کہتا ہے کہ حکومتوں کو ایسے معاہدے کی طرف دھکیلا جائے جس سے ہمیں دنیا بھر کے لاکھوں غریبوں کو آفت سے بچانے کا موقع ملے- CLG اعتراف کرتا ہے کہ کاربن کا اخراج کم کرنے کے ساتھ ساتھ بہترین منصوبے کا ایک عنصر غریب ملکوں کی مدد کے لیے، امداد کے علاؤہ، اس قدر فنڈ جمع کرنا ہے جس سے یہ ملک موسمیاتی تبدیلی کے نقصان دہ اثرات کا مقابلہ کر سکیں۔ حالات کے مطابق ڈھلنے اؤر آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے سالانہ کم ازکم 150 ارب ڈالر کے فنڈ ہونے چاہیں۔"

British Airways کے چیف ایگزیکٹیو Willie Walsh نے کہا:

"میں نے British Airways کی جانب سے اعلامیے پر اس یقین کے ساتھ دستخط کیے ہیں کہ کوپن ہیگن ایک حقیقتی تبدیلی لا سکتا ہے اؤر بالخصوص ایوی ایشن انڈسٹری کو گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کم کرنے اؤر موسمیاتی تبدیلی سے نپٹنے کے قابل بنا سکتا ہے۔"

Shell UK کے چیئرمین اؤر کارپوریٹ لیڈرز گرؤپ کے رکن *James Smith* نے کہا:

"ماحولیاتی تبدیلی کے مسئلے کا حل تلاش کرنا ابھی باقی ہے جبکہ ؤقت کم ہے،کوپن ہیگن میں عالمی برادری کو ایک ایسامشترکہ مقصد ڈھونڈنا ہوگا جس کیلئے اس سے پہلے کبھی کوشش نہیں کی گئی اؤر اسطرح حقیقی معنوں میں گلوبل کاربن مارکیٹ کیلئے راستہ بنانا ہوگا جس کی بنیاد کاربن ٹیکنالوجی کے کم استعمال اؤر صنعتی اداروں کی طرف سے گیسوں کے اخراج کو رؤکنے کیلئے امداد کی فراہمی ہے۔

چینی مصنوعات تیار کرنے ؤالی کمپنی Chervon Ltd کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر اؤر چیئرمین Longqian Pan نے کہا:

"ایک ذمہ دار مینوفیکچرر کے طور پر ہم ماحول پر پڑنے ؤالے اثرات اؤر اس سے آگے ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کے حوالے سے کافی حساس سوچ رکھتے ہیں، ہم نے اپنی مصنوعات کی تیاری کی استعداد پر مختلف صورتوں کا انتخاب کر کے ان اثرات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی ہے، ہماری خاص طور پر توجہ توانائی کے بطور کارؤبار استعمال پر رہی ہے، اس تناظر میں ہم نے جو اقدام اٹھائے ہیں

بشمول ہماری قائم کردہ "Green Roof" ، ان کے نتیجہ میں ہم نے اپنی توانائی کی ضرورٔیات اؤرلاگت کو کم کردیاہے۔ یہ بات ماحول اؤر کارؤباردؤنوں کے حق میں ہے۔"

جاپانی کمپنی Ricoh Company Ltd کے چیف ایگزیکٹؤآفیسر Shiro Kondo نے کہا:

"میرااس بات پرپختہ یقین ہے، ہم اس موڑتک آن پہنچے ہیں کہ 2050 تک ماحولیاتی تبدیلی کے مسئلے کوانسانی فہم ؤفراست اؤر لوگوں کی عملی کوششوں سے حل کرسکیں گے،2005 میں Ricoh نے اپنے اس یقین کے عملی اظہارکیلئے "The Year 2050 Long term environment Vision" کےنام سے ایک پرؤگرام شروع کیا، 2009 میں ہم نے Mid and Long Term reduction Targets". کے نام سے پرؤگرام "درمیانی اؤرطویل مدت کیلئے تخفیفی اہداف" کا آغاز کیاجس کے ذریعے گرین ہاؤسزگیسزکو2050 تک 85.5% کم کیاجائے گا جبکہ 2000 کے مقابلے میں 2020 میں اس کی شرح 30% تک کردی جائے گی۔"

سویڈن کی تعمیراتی فرم Skanska کےچیف ایگزیکٹؤافسر اؤر صدر اؤر کارپوریٹ لیڈرز گرؤپ کے ممبرJohan Karlstorm نے کہا:

"عالمی تعمیراتی شعبے میں دنیاکی ایک بڑی کمپنی کی حیثیت سےSkanska یورپی یونین کے کارپوریٹ لیڈرگرؤپ کی اس کے قیام سے لےکراب تک ایک پرجوش اؤر متحرک حمایتی رہی ہے، یورپی یونین کے کارپوریٹ لیڈرگرؤپ کی یہ ایک نمایاں خوبی رہی ہے کہ اس نے مختلف کارؤباری شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنےؤالے ایسے کئی سرکردہ اداروں کو متحد اؤران کے جوش ؤخرؤش کوباہم مربوط رکھاہواہے جوماحولیاتی تبدیلی سے پیداہونےؤالے خطرات سے نمٹنے کیلئے قبل ازؤقت اقدامات اؤرکوششوں کی ترؤیج چاہتے ہیں۔ Skanska کوکوپن ہیگن میں ہونےؤالی کانفرنس کارکن ہونے پرفخرہے۔ میں دیگر کارؤباری قیادت کواس بات کی ترغیب دلاؤں گاکہ ؤہ آگے آئیں اؤراس مقصدمیں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔"

کان کنی کے شعبے سے ؤابستہ برازیل کی کمپنی Vale SA کے صدر اؤر سی ای اؤ Roger Agnelli نے کہا:

"اپنے ادارے کی طرف سے میں نے معاہدے پردستخط کیئے ہیں، میں اس بات پرقائل ہوگیاہوں کہ دنیا اس ؤقت مارکیٹ کے زیراثراکانومی کی جگہ 'سبز' کم کاربن ؤالی معیشت میں تبدیل ہورہی ہے اؤریہی مستقبل ہے۔"

مصرکی کمپنی Orascom Telecom Holding کے چیئرمین Naguib Sawiris نے کہا:

"ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ بہت اہم نوعیت کااؤرمعاشی مسائل کو دبانے کا سبب بن رہا ہے۔اس مسئلے سے نمٹنے کیلئے کارؤبار کا کرداراتنہائی اہم ہے، ہم نے بھی معاہدے پر دستخط کردیئے ہیں کیونکہ ہمارایقین ہے کہ موجودہ دنیاکوقابل تائید خفیف کاربن توانائی کی دنیامیں تبدیل کرنے کیلئے یہی صیح ؤقت ہے۔"

کاغذ کی صنعت سے وٗابستہ اوٗر جنوبی افریقہ کی پلپ کمپنی Sappi Limited کے چیف ایگزیکٹوٗ آفیسر Ralph Boëttger نے کہا:

"ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے آج ہم جو کچھ بھی کریں گے اس کے کاروٗباری زندگی، کمیونٹیز، اوٗر بالآخر قدرتی دنیا پر، اپنی بقاء کیلئے جس پر ہم انحصار کرتے ہیں دوٗررس نتائج مرتب ہوں گے، ذرائع کو پھر سے استعمال کرنے وٗالی کمپنی کے طور پر Sappi اس عالمی مسئلے کے حل کی کوششوں میں دنیا کو کم کاربن معیشت بنانے کے عمل میں اپنی شرکت کو خوش آمدید کہتی ہے۔"

Telecom Italia SpA کے چیف ایگزیکٹوٗ آفیسر اوٗر کارپوریٹ لیڈر گروٗپ کے ممبر Franco Bernabè نے کہا:

"Telecom Italia ماحولیاتی تبدیلی کی اہمیت اوٗر اس کے الجھاوٗ سے پوری طرح آگاہ ہے ہماری بھرپور کوشش ہے کہ دنیا میں کاربن کے اثرات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ ٹیلی کوم شعبے کے ایک سرکردہ ادارے کی حیثیت سے ہم اس اہم کردار کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو ہمارا شعبہ دوٗسرے کاروٗباروٗں میں گرین ہاوٗس گیسز کے کم سے کم اخراج کو بذریعہ آئی سی ٹی سلوٗشنز اوٗر ازالہِ مادیت (وٗیڈیو کانفرنس، سمارٹ میٹرنگ، انفو موبیلٹی اوٗر موبائل اوٗر فکس براڈ بینڈ سلوٗشنز کے ذریعہ مہیا کی جانے وٗالی آن لائن خدمات) یقینی بنانے کیلئے ادا کرتا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ اس وٗقت دنیا کو درپیش مسائل میں سب زیادہ تشوٗیشناک ہے جسے حل کرنے کیلئے عالمگیر سطح پر باہمی مربوط اقدامات کی ضروٗرت ہے یہی وٗجہ ہے کہ کوپن ہیگن میں جن عالمی کاروٗباری رہنماوٗں نے معاہدے کی توٗثیق کی ہے وٗہ اقوام متحدہ کی اگلی ماحولیاتی تبدیلی کی کانفرنس سے موثر، پائیدار نتائج کے خواہاں ہیں۔"

کپڑے کی صنعت سے وٗابستہ بھارتی فرم Devgiri Exports کے سی ای اوٗ Avinash Rai نے کہا:

"ہماری کمپنی ایک بہتر مستقبل کی خاطر ماحول کو محفوظ رکھنے پر یقین رکھتی ہے اوٗر اس معاہدے پر دستخط کر کے ہم نہ صرف ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے شروٗع کی جانیوالی مربوط کوششوں کی حمایت کر رہے ہیں بلکہ اس سلسلے میں ہونے وٗالی تازہ ترین پیش رفت اوٗر معلومات کے ذریعے مستفید بھی ہو سکیں گے۔"

National Australia Bank کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر Cameron Clyne نے کہا:

"National Australia Bank گروٗپ نے کوپن ہیگن اعلامیے پر دستخط کر دیئے ہیں کیونکہ یہ ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے ردعمل اوٗر تدابیر کو موثر عالمی شکل دے کر اہم اوٗر بامقصد حصہ بنانے کیلئے لازم وٗ ملزوٗم ہے۔ یہ ایک ایسا چیلنج ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے سامنے کئی مختلف انداز میں آکھڑا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ سے ہم اپنی کاربن گیسز کے اخراج کو کم سے کم کرنے اوٗر لوگوں کو اس طرف راغب کرنے کیلئے سخت محنت کر رہے ہیں جبکہ گاہکوں اوٗر فراہمی کے سلسلہ میں بھی ایسی ہی کوششیں جاری ہیں۔"

مدیر کی جانب سے مختصر تحریر

[1] موسمیاتی تبدیلیوں پر اقوام متحدہ کی کانفرنس کا اہتمام اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل Ban Ki-moon کی جانب سے 22 ستمبر 2009 کو کیا جا رہا ہے۔ 100 سے زائد سربراہان مملکت New York میں United Nations کے مرکزی دفتر میں جمع ہوکر دسمبر میں کوپن ہیگن میں ہونے والی اقوامِ متحدہ کی Climate Change Conference کے سلسلے میں مذاکرات کا سلسلہ آگے بڑھائیں گے۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں:
http://www.un.org/wcm/content/site/climatechange/lang/en/pages/2009summit

[2] پرنس آف ویلز کارپوریٹ لیڈرز گروپ برائے موسمیاتی تبدیلی (The Prince of Wales's Corporate Leaders Group on Climate Change) (جو برطانوی اور یورپی یونین کے گروپوں پر مشتمل ہے) کا قیام کیمبرج یونیورسٹی پروگرام برائے دیرپا قیادت (The University of Cambridge Programme for Sustainability Leadership) کی جانب سے عمل میں لایا گیا۔

گروپ کے ارکان میں یہ کمپنیاں شامل ہیں: Acciona، AECOM، Allianz SE، Anglian Water Group، Axa Insurance، BAA، Barilla، BskyB، Cemex، Deutsche Telekom AG، Enel SpA، F&C Asset Management، Fortis Bank Nederland، John Lewis Partnership، Johnson Matthey، Kingfisher Group، Lolyds Banking Group، Philips، Reckitt Benckiser، Royal Dutch Shell، Skai Media، Skanska AB، Standard Chartered Bank، Sun Microsystems، Telecom Italia، Tesco، Thames Water، Unilever اور Vodafone۔

مزید معلومات کے لیے:
www.copenhagencommunique.com

[3] دیگر پارٹنرز میں Business in the Community (اور The Prince's May Day Network)، Canadian Business for Social Responsibility، Climate Change Business Forum (ہانگ کانگ میں واقع)، University of Chile، FGV (Centro de Estudos em Sustentabilidade da EAESP)، Fundacion Entorno، 2 Degrees (German CEOs for Climate Protection)، The International Business Leaders Forum (IBLF) اور The UN Office for Partnerships شامل ہیں۔

[4] اعلامیے میں بارانی جنگل کے متعلق پیراگراف The Prince's Rainforest Project کی جانب سے تیار کردہ مارچ 2009 کی رپورٹ An Emergency Package for Tropical Forests میں پیش کئے گئے نقطہ نظر کی حمایت کرتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے:
http://www.rainforestsos.org/

[5] اقوام متحدہ کے Framework Convention on Climate Change کے تخمینے کے مطابق ترقی پذیر ملکوں کو اپنی خطرناک گیسوں کے اخراج کو محفوظ سطح کے اندر رکھنے کے قابل بنانے کے لیے 2030 تک سالانہ 176 ارب ڈالر درکار ہوں گے۔ دیکھیں:
http://unfccc.int/files/cooperation_and_support/financial_mechanism/application/pdf/background_paper.pdf

جبکہ اقوامِ متحدہ کے Development Programme کی سفارش ہے کہ OECD ممالک کو 2016 تک امیر سے غریب تک دؤلت کی منتقلی کی مد میں 'نئے اؤر اضافی' مالی مدد کے لیے کم ازکم 86 ارب ڈالر مہیا کرنے ہوں گے تاکہ Millennium Development Goals کی جانب پیش رفت کو برقرار اؤر بعد از 2015 انسانی ترقی کے عمل کی ؤاپسی کو رؤکا جا سکے۔ دیکھیں:
http://hdr.undp.org/en/reports/global/hdr2007-2008/

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں:

Genevieve Maul
Office of Communications, University of Cambridge
ٹیلی فون: +44 (0) 1223 332300
موبائل: +44 (0) 7774 017464
ای میل: gm349@admin.cam.ac.uk